بے نمازی

حضرت مولانا محمد صادق صاحب سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا حکیم محمد صادق سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ کی ذات گرامی علمی و دینی حلقوں میں کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ مسلک اہل حدیث کے حاملین میں وہ بلند نام و مقام رکھتے ہیں ان کی درجنوں کتب کتاب وسنت کی روشنی سے ایک عالم کو منور کر رہی ہیں اور مخلوق خدا ان سے فیض یاب ہو رہی ہے۔ موصوف 29 جون 1986ء کو فوت ہوئے۔ اور ان کی وصیت کے مطابق نماز جنازہ شہید اسلام علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمۃ اللہ علیہ نے بڑے رقت آمیز انداز میں پڑھائی۔ ان کا ایک فکر انگیز مضمون جو نمازی حضرات کیلئے ہمدردی و غمخواری کے جذبات سے لبریز ہے مضمون کی افادیت کے پیش نظر دوبارہ قارئین کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔

مقام خویش اگر خواہی دریں دیر
بحق دلبند و راہ مصطفٰی رو

حضرت محمد مصطفٰی ﷺ جو ارشاد فرمائیں اسے پورے یقین و ایمان کے ساتھ سو فی صد صحیح اور حق ماننا چاہیے کیونکہ حضور انور ﷺ سے بڑھ کر کوئی راست باز، صادق اور امین کسی ماں نے جنا ہی نہیں۔

صاحب قرآن، فخر رسولان خسرو دیں، رحمت یزداں
بادہ عرفاں ، ساقی عالم ﷺ

حضرت عبد اللہ بن سلام یہودیوں کے بہت بڑے عالم اور پیشوا تھے۔ جب رحمت عالم ﷺ کی ہجرت کا مہر انور ضیا بار مدینہ منورہ ہوا تو حضور ﷺ کی زیارت کیلئے سارا شہر حضرت ابو ایوب انصاریؓ کے دولت کدہ پر امڈ آیا۔ حضرت عبد اللہ بن سلامؓ بھی کشاں کشاں چلے آئے جب ان کی نظر چہرہ انور پر پڑی تو پکار اٹھے کہ یہ تو راست باز پیغمبر کا چہرہ ہے اور توحید و رسالت کا اقرار کر کے مسلمان ہو گئے۔ صحابہؓ نے ایک دن ان سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے یہودی حضور ﷺ کو اس طرح پہچانتے ہیں جس طرح اپنے بیٹوں کو پہچان لیتے ہیں۔

فرمائیے کیا آپ نے حضور ﷺ کو سچا بیٹے کی طرح پہچانا؟ حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا سنیئے! صداقت میں شبہ کا امکان ہو سکتا ہے لیکن حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت اور رسالت میں ہرگز ہرگز شبہ کا امکان نہیں ہے آپ بلا ریب پیغمبر آخر الزماں ہیں جن کے اوصاف اور ذکر خیر تورات میں موجود ہے۔

جمال ماہ و انجم عارض احمد ﷺ کی تابانی
طلوع صبح خنداں مصطفٰی کی خندہ پیشانی

پھر ہر مسلمان کو ان معصوم رسول اللہ ﷺ کی ہر بات پر صدق دل سے ایمان لانا چاہیے اور یقین کرنا چاہیے کہ ان کے امتثال اوامر پر ہی ایمان کی سلامتی اور فلاح آخرت کا دارومدار ہے۔

حدیث مصطفی سے بے اعتنائی برتنے کا نتیجہ:

غزوہ احد میں پہاڑ کے ایک مورچے پر حضور ﷺ نے پچاس تیر اندازوں کو کھڑا کیا اور فرمایا تم یہ جگہ نہ چھوڑنا ہم آگے چل کر دشمن کا مقابلہ کرتے ہیں۔ ہمارا حال کچھ بھی ہو تم یہ جگہ نہ چھوڑنا جنگ شروع ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ نے فتح دے دی۔ دشمن تتر بتر ہو کر بھاگ گیا۔ غازیان اسلام میدان جنگ سے مال غنیمت اکٹھا کرنے لگ گئے۔ وہ پچاس تیر انداز جو مورچے میں کھڑے تھے۔ انہوں نے دیکھا کہ دشمن بھاگ گیا ہے فتح ہو چکی ہے ہمارے ساتھی مال غنیمت اکٹھا کر رہے ہیں کہنے لگے کہ ہم بھی فتح کی خوشی میں چل کر مال غنیمت جمع کرتے ہیں عبد اللہ بن جبیرؓ جو ان کے سردار تھے فرمانے لگے تم کو معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ یہ جگہ نہ چھوڑنا خواہ ہمارا حال کچھ بھی ہو جائے بہتر ہے کہ یہیں ٹھہرے رہو اور جگہ نہ چھوڑو۔ لیکن انہوں جگہ چھوڑ دی اور اپنے ساتھیوں میں جا شامل ہو گئے۔

دشمن نے مورچہ خالی پا کر عقب سے ایسا زبردست حملہ کیا کہ ستر صحابہ شہید ہو گئے۔ حضرت حمزہؓ نے بھی جام شہادت نوش فرمایا۔ رحمت للعالمین ﷺ کے دانت بھی شہید ہو گئے۔ ماتھے پر سخت زخم آئے پیشانی سے خون کے فوارے پھوٹ نکلے اور سردار رسولاں ﷺ ایک گھڑے میں گر پڑے۔ سارے میدان وغا میں شور مچ گیا **مات محمد ﷺ قتل محمد ﷺ**، محمد مصطفٰی ﷺ شہید ہو گئے۔ فوت ہو گئے کچھ وقت کے بعد خواجہ بدر و حنین ﷺ گڑھے سے اٹھے صحابہؓ کو خوشی ہوئی کہ حضور انور ﷺ زندہ سلامت ہیں بہ ہزار رنج و غم ستر شہیدوں کی تجہیز و تکفین کی گئی جو بچے وہ زخمی ہو کر لوٹے۔ سارے مدینہ منورہ میں رنج والم کے بادل چھا گئے ہر کوئی مغموم، اداس اور پریشان تھا۔

فتح شکست میں کیوں بدل گئی:

بعض چہ میگوئیاں کرنے لگے کہ بدر میں سامان جنگ بھی نہ تھا تعداد بھی قلیل تھی۔ وہاں بڑی شاندار فتح ہوئی یہاں احد میں کیوں شکست ہوئی ہے اس پر اللہ تعالیٰ

نے فرمایا۔

ولقد صدقکم الله وعده اذ تحسونهم باذنه حتی اذا فشلتم و تنازعتم فی الامر و عصیتم من بعد ما ارکم ما تحبون .منکم من یرید الدنیا و منکم من یرید الاخرة.ثم صرفکم عنهم لیبتلیکم ولقد عفا عنکم .والله ذو فضل علی المومنین .اذ تصعدون ولا تلؤن علی احد و الرسول یدعوکم فی اخراکم فاثابکم غما بغم لکیلا تحزنوا علی مافاتکم ولا ما اٰتٰکم.والله خبیر بماتعملون(پ ۴ ع ۷)

اور اللہ تعالیٰ نے تم سے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا جب تم خدا کے حکم سے کافروں کو تہ تیغ کر رہے تھے یہاں تک کہ تم بزدل ہو گئے اور تم نے رسول ﷺ کے حکم (کہ مورچے پر جمے رہنا) کے بارے میں آپس میں جھگڑا کیا۔اور (رسول ﷺ کی) نافرمانی کی۔اس کے بعد کہ اس نے تمہاری چاہت کی چیز (فتح) تم کو دکھا دی۔بعض تو تم میں سے (مورچہ چھوڑ کر) دنیا کے پیچھے پڑ گئے اور بعض (مورچے میں قائم رہ کر ثواب) آخرت کی فکر میں لگے رہے (اور شہید ہو گئے) پھر خدا نے تم کو دشمنوں کی طرف سے پھیر دیا (اور تم بھاگ کھڑے ہوئے اس سے) خدا کو تمہارا ایمان واخلاص آزمانا مقصود تھا اور پھر بھی خدا نے تمہاری لغزش سے درگذر کیا اور اللہ مسلمانوں پر بڑے فضل والا ہے۔جب تم بھاگے چلے جاتے تھے اور مڑ کر کسی کی طرف نہیں دیکھتے تھے اور رسول ﷺ تمہارے پیچھے تم کو بلا رہے تھے پس (اس مخالفت سے جو تم نے رسول ﷺ کو آزردہ کیا) رنج کے بدلے خدا نے تم کو (شکست کا) رنج پہنچایا تا کہ جب کبھی تم سے کوئی مطلب فوت ہو جائے یا تم پر کوئی مصیبت آ پڑے تو تم (صبر کرو اور) اس کا رنج نہ کرو اور تم جو کچھ بھی کرو اللہ کو اس کی خبر ہے۔

اس واقعہ کے بیان کرنے سے ہمارا یہ مقصد ہے کہ آپ کو معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک رسول اللہ ﷺ کی حدیث (مورچہ نہ چھوڑنا یہ بھی تو حدیث ہی ہے) کی کتنی قدر، منزلت، عزت، بزرگی، بڑائی درجہ اور اہمیت ہے (اور یہ کہ حدیث خیر الوریٰ ﷺ سے بے اعتنائی برتنے پر اللہ تعالیٰ کس قدر خفا اور ناراض ہوتا ہے۔دیکھیے صحابہؓ سے لغزش ہوئی حدیث مورچہ سے بے اعتنائی برت کر میدان میں آ گئے تو خدا تعالیٰ کی خفگی کا وہ زلزلہ آیا کہ میدانِ جنگ میں غازیانِ اسلام کے حواس گم ہو گئے۔ کشتوں کے پشتے لگ گئے۔مدینہ کے تاجور ﷺ کے چار دانت شہید ہو گئے چہرہ اقدس لہولہان ہو گیا۔رخسار مبارک پر زخم آئے۔پیشانی میں زرہ کی دو کڑیاں کھپ گئیں۔حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ نے وہ کڑیاں ہاتھ سے نکالنے کی کوشش کی مگر وہ نہ نکلیں پھر دانتوں سے پکڑ کر ایک کڑی نکالی لیکن ان کا ایک دانت ٹوٹ گیا پھر دوسری کڑی نکالی اب کے بھی ایک دانت ٹوٹ گیا۔حضرت فاطمہؓ بھی میدان جنگ میں پہنچ گئیں مخدوم جبریل، جادہ اسریٰ کے راہ نورد ﷺ کے سر کا خون بند نہ ہوتا تھا۔

آخر حضرت فاطمہؓ نے بوریا جلا کر اس کی راکھ زخم میں بھر کر پٹی باندھی تو خون تھما۔حضرت طلحہؓ کی نعش دیکھی تو اس پر ستر سے زیادہ زخم لگے تھے اور انگلیاں کٹ گئی تھیں حضرت حمزہ کا پیٹ چاک کر دیا گیا تھا ان کے جگر کو ہندہ نے چبا کر تھوکا۔مصعب بن عمیرؓ کی نعش کو حضور ﷺ نے دیکھا تو دردناک منظر سے آپ کو از حد صدمہ ہوا جب ستر بہشتیوں کے جنازے مدینہ منورہ لائے گئے تو شہر میں قیامت کا منظر رونما ہو گیا۔سوچیے غور کیجیے کہ یہ زبردست ''حادثہ'' کیوں پیش آیا؟ صحابہؓ کے سکون و چین کا فلک بوس ایوان کیوں زمین بوس ہو گیا؟ قیامت خیز زلزلہ کیوں آیا؟ ہوش وحواس گنوا دینے والی قیامت کیوں برپا ہوئی؟ کیوں اہل مدینہ عرصہ محشر میں کھڑے کر دیئے گئے۔اس لئے اور صرف اس لئے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے حدیث مورچہ سے بے اعتنائی برتی۔ارشادِ رسول کا دامن ہاتھ سے چھوٹ گیا۔قرآن کہتا ہے و عصیتم اور تم نے رسول ﷺ کی نافرمانی کی۔یوں کہیے کہ حدیث شریف ترک کی پس اس لغزش اور خطا پر تم کو یہ محشر کی نگاہیں دیکھنا پڑی (آہ! جو لوگ دانستہ حضور ﷺ کی حدیثوں کو چھوڑ کر اقوال ائمہ پر چلتے ہیں سوچیں کہ ان کا کیا حشر ہوگا) اللہ اللہ کیا شان ہے رسول اللہ ﷺ کی اور کیا مقام ہے آپ ﷺ کی بات (حدیث) کا۔

ابر رحمت بن کے برسا رفعت کونین پر
بحر و بر کی وسعتوں میں نور پھیلاتا ہوا
آ گیا صحن حرم میں دوش پر کملی لئے
رحم کرتا اور لا تثریب فرماتا ہوا
محسن انسانیت نکلا حرا کے غار سے
زیست کا کایا پلٹتا فکر فرماتا ہوا
وہ چلا صحن گلستان میں برنگ بادِ صبح
راہ سے کانٹے ہٹاتا پھول برساتا ہوا
سرحدِ ادراکِ انسان سے بھی آگے بڑھ گیا
کہکشاں کو روندتا تاروں کو شرماتا ہوا
ﷺ (ثمر)

اس تمہید کے بعد اب ہم موضوع کی طرف آتے ہیں اور آپ کو ما ینطق عن الھویٰ حضرت محمد ﷺ کی ایک حدیث سناتے ہیں حدیث مورچہ کی نزاکت اور اہمیت کو سامنے رکھ کر اس حدیث کے پھولوں سے مشام جان کو معطر کریں۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ ﷺ مسجد کے کونے میں تشریف فرما تھے۔اس شخص نے نماز پڑھی (رکوع و سجود، قومے جلسے کی تعدیل کے بغیر جلدی جلدی) پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ پر سلام کیا آپ

نے فرمایا سلام ہو تجھ پر۔ ارجع فصل فانک لم تصل واپس جاؤ پھر نماز پڑھو پس تحقیق تو نے نماز نہیں پڑھی۔ پھر گیا وہ پس نماز پڑھی اس نے جس طرح پہلے بے قاعدہ پڑھی تھی) پھر آیا پس سلام کیا فرمایا حضور ﷺ نے سلام ہو تجھ پر ارجع فصل فانک لم تصل واپس جاؤ پھر نماز پڑھو پس تحقیق تم نے نماز نہیں پڑھی۔ پھر کہا اس شخص نے تیسری یا چوتھی بار (بے قاعدہ) نماز پڑھنے کے بعد علمنی یا رسول اللہ . اے اللہ کے رسول سکھائیں مجھ کو (نماز پڑھنے کا طریقہ)

حضور ﷺ نے فرمایا جب تو نماز کے ارادے سے اٹھے تو (پہلے) سنوار کر وضو کر پھر قبلہ رخ کھڑے ہو کر تکبیر (تحریمہ) کہہ پھر قرآن سے جو تجھے میسر ہو پڑھ۔ پھر رکوع کر حتی تطمئن راکعا۔ یہاں تک کہ اطمینان خاطر سے رکوع کرے تو پھر اٹھا (سر رکوع سے) حتی تستوی قائما. یہاں تک کہ کھڑا ہو تو سیدھا (یعنی آرام سے قومہ کر) پھر سجدہ کر۔ حتی تطمئن ساجداً. یہاں تک کہ اطمینان خاطر سے سجدہ کرے تو پھر اٹھا سر اپنا حتی تطمئن جالساً. یہاں تک کہ اطمینان خاطر سے بیٹھے تو (جلسے میں) پھر سجدہ کر (دوسرا) حتی تطمئن ساجداً. یہاں تک کہ اطمینان خاطر سے سجدہ کرے تو ثم افعل ذالک فی صلوتک کلھا . پھر کر یہ اپنی تمام نماز میں (بخاری)

عدم طمانیت سے نماز پڑھنا

اس حدیث میں جس نمازی کا ذکر ہے وہ نماز کا رکوع، قومہ، سجدہ، جلسہ اطمینان اور آرام سے پورا نہیں کرتا تھا۔ رکوع میں پیٹھ سیدھی نہیں کرتا تھا جلدی جلدی تسبیح پڑھ کر تھوڑا ہی سر اونچا کر کے سجدے میں چلا جاتا تھا سجدہ بغیر اطمینان کے کرتا تھا یعنی بہت جلد سبحان ربی الاعلی سبحان ربی الاعلی کہہ کر سر اٹھا لیتا تھا۔ تھوڑا سر اٹھا کر بغیر آرام سے بیٹھے دوسرا سجدہ کر دیتا تھا۔ یہ دوسرا سجدہ بھی افراتفری سے کر کے کھڑا ہو جاتا تھا۔ (جیسا کہ آج کل عموماً نمازی کرتے ہیں) حضور ﷺ نے ایسی نماز کو کالعدم قرار دیا یعنی نماز ہوئی ہی نہیں چنانچہ بار بار اعادہ کا حکم دیا۔

معلوم ہوا کہ جس نماز کے ارکان اربعہ یعنی رکوع قومہ، سجدہ، جلسہ آرام اور اطمینان سے ٹھہر ٹھہر کر ادا نہ کئے جائیں وہ نماز ضائع و برباد جاتی ہے ہوتی ہی نہیں نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ چاروں ارکان نماز کے فرض ہیں۔ سورۃ فاتحہ کے ترک کی طرح ان کی تعدیل کا فقدان بھی نماز کو ضائع اور باطل کر دیتا ہے۔ پس اگر کوئی ساٹھ ستر سال سے نماز پڑھ رہا ہے اور نماز میں کوے کی طرح ٹھونگیں مارتا ہے رکوع سے تھوڑا سر اٹھا کر جھٹ سجدہ میں چلا جاتا ہے یعنی رکوع قومہ سجدہ اور جلسہ اطمینان سے پورا نہیں کرتا تو بقول رسول اللہ ﷺ اس کی کوئی نماز نہیں ہوئی یہ ہے بے نمازی یعنی باوجود نمازی ہونے کے بے نماز ہے۔

امام اور مقتدیوں کی دوڑ

بعض حضرات نماز کے ارکان اربعہ کی تعدیل کی کوئی رعایت نہیں کرتے۔ ان کا رکوع طمانیت ناآشنا۔ قومہ مسنونہ غائب، سجدہ کترم کترا۔ جس کا پتہ ہی نہیں کہ وہ کیا ہوتا ہے رمضان شریف میں ان کی نماز تراویح کا منظر آپ نے اکثر دیکھا ہوگا کہ امام رکوع میں گیا تو مقتدی جب رکوع میں آتے ہیں تو امام قومہ کو چھوکر سجدے میں چلا گیا ہوتا ہے جب مقتدی قومہ کو چھوئے بغیر سجدے کا قصد کرتے ہیں تو امام دوسرے سجدے کے بار سے سبکدوش ہو کر کھڑا ہونے کو ہوتا ہے۔ اور مقتدیوں کے کھڑا ہونے تک سورۃ فاتحہ ختم کر لیتا ہے۔ اس طرح بیس تراویح حافظ رن تھرو Run Through کر کے پڑھا دیتا ہے یہ منظر دیکھ کر علامہ اقبال بھی پکار اٹھے تھے۔

تیری نماز بے سرور تیرا امام بے حضور
ایسی نماز سے گزر ایسے امام سے گزر

رسول اللہ ﷺ مزید ارشاد فرماتے ہیں:

ومن صلاھا بغیر وقتھا ولم یسبغ وضوھا ولم یتم لھا خشوعھا ولا رکوعھا ولا سجودھا خرجت وھی سوداء مظلمۃ تقول ضیعک اللہ کما ضیعتنی حتی اذا کانت حیث شاء اللہ نفت کما الثوب الخلق ثم ضرب بھا وجھہ (ترغیب و ترھیب)

جس شخص نے نماز کو اس کا (اول) وقت ٹال کر پڑھا اور اس کا وضو بھی سنوار کر نہ کیا اور دل کو بھی حاضر نہ رکھا اور رکوع اور سجدہ (قومہ اور جلسہ) خوب تسلی اور اطمینان سے پورا نہ کیا تو جب وہ نماز رخصت ہوتی ہے تو کالی بھجنگ ہوتی ہے (یعنی نور و برکت سے خالی) پھر وہ نماز اس نمازی کو کہتی ہے اللہ تجھے برباد کرے جس طرح تو نے مجھے برباد کیا یہاں تک کہ تھوڑی اونچی ہوتی ہے جس قدر کہ اللہ پاک کو منظور ہو تو پھر اس نماز کو چیتھڑوں میں لپیٹ کر (فرشتے) اس نمازی کے منہ پر مار دیتے ہیں۔

پس ہر نمازی کو چاہیے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے حکم کے مطابق آرام اور اطمینان سے رکوع کرنے کے بعد سیدھا کھڑا ہو جائے۔ حتی کہ ہر جوڑ اپنی اپنی جگہ پر فٹ ہو جائے پھر اسی طرح اطمینان سے سجدہ کرے سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد بالکل سکون اور اطمینان سے بیٹھ کر دوسرا سجدہ کرے اگر ایسا نہیں کرتا تو فانک لم تصل کے حکم رسول اللہ ﷺ سے اس کی نماز بالکل نہیں ہوتی اور ایسی نماز منہ پر بھی ماری جاتی ہے اور وہ بربادی کی بددعا بھی دیتی ہے پس ایسا نمازی بے نماز ہے۔

بے شک نمازوں کا قبول کرنا اللہ کی مرضی پر ہے لیکن ہمارے لیے ضروری ہے کہ حضور ﷺ کے بتائے ہوئے قاعدوں اور ضابطوں کے مطابق نمازیں قائم کریں اور اللہ کے فضل کے امیدوار رہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆